38881 ـ كيا گھر سے دور مسجد ميں نماز باجماعت ادا كرنا واجب ہے ؟

سوال

ميرا خاوند دينى امور كا التزام كرتا ہے، اور اسے علم ہے كہ اذان سننے كى صورت ميں مسجد ميں نماز باجماعت ادا كرنا واجب ہے، ہمارے علاقے ميں مسجد تقريبا ہمارے گھر سے دس منٹ كے پيدل فاصلہ پر ہے، ليكن ہر وقت اذان سنائى نہيں ديتى، كيونكہ ہمارا گھر مين اور بڑى شاہراہ پر واقع ہے اسى طرح اس ملك ميں مسلمان اذان كى آواز بلند كرنے سے ڈرتے ہيں كہ عيسائى تنگ نہ ہوں.
ميرا خاوند مسجد ميں نماز ادا كرنے نہيں جاتا، ليكن اگر كوئى كام ہو تو پھر ـ اور پھر امام كا طريقہ نماز بھى كچھ مختلف سا ہے جو ميرے خاوند كو پسند نہيں ـ مجھے اس سے بہت تنگى ہوتى ہے، اس ليے ميرى گزارش ہے كہ آپ اس كے اس علم كا حكم بتائيں كيونكہ مجھے اس كے گنہگار ہونے كا خدشہ ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ:

مساجد ميں نماز باجماعت ادا كرنا سب سے بڑا اور ظاہرى اسلامى شعار ہے، اور يہ ہر بالغ اور استطاعت و قدرت ركھنے والے اوراذان سننے والے مرد پر واجب ہے، اس كے بہت دلائل ہيں، جن ميں درج ذيل فرامين نبوى بھى ہيں:

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس نے اذان سنى اور (نماز كے ليے) نہ آيا تو اس كى بغير عذر كے نماز ہى نہيں "

سنن ابن ماجہ حديث نمبر (793) دار قطنى اور حاكم نے اسے صحيح كہا ہے، اور علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے بھى صحيح ابن ماجہ ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالى نے ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ:

" ايك نابينا شخص نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آيا اور عرض كى: اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم مجھے مسجد تك لانے كے ليے كوئى شخص نہيں، چنانچہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اسے اپنے گھر

میں نماز ادا کرنے کی رخصت دے دی، اور جب وہ جانے کے لیے پلٹا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمانے لگے:

کیا تم نماز کے لیے اذان سنتے ہو ؟ تو اس نے جواب دیا: جی ہاں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر آیا کرو "

اس کے علاوہ بھی کئی ایک دلائل ہیں.

اذان سننے سے مقصود یہ ہے کہ: وہ بغیر لاؤڈ سپیکر کے ماحول اور فضا میں خاموشی کے وقت عام آواز سنتا ہو، اور سماعت میں کوئی چیز مانع نہ اس کے ساتھ یہ بھی خیال رکھا جائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مؤذن اذان اونچی اور بلند جگہ پر دیا کرتے تھے، مثلا مسجد کی چھت وغیرہ پر، اور اس وقت عمارتیں آواز کو منتشر کرنے کے قابل تھیں جس کی بنا پر اذان کی آواز اتنی مسافت تك پہنچتی تھی جو کم نہ ہوتی تھی.

تو اس بنا پر مذکورہ بالا اوصاف ہونے کی صورت میں دس منٹ کی پیدل مسافت تك تو اذان کی آواز پہنچ سکتی ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ مسافت تك.

اس بنا پر آپ کے خاوند کو یہ اسلامی شعائر مسجد میں ادا کرنا چاہیے جب تك اس میں کوئی شرعی مانع نہ ہو, آپ مزید تفصیل معلوم کرنے کے لیے سوال نمبر (20655) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور مسافت دور ہونے کی بنا پر نماز باجماعت انسان پر واجب نہیں رہتی کا معنی یہ نہیں کہ وہ کم ہمتی کا مظاہرہ کرے اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے بلند و عالی درجات اور اجروثواب حاصل نہ کرے، چنانچہ مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے میں کتنی ہی خیر ہے جو وہاں جا کر نماز ادا کرنے والا حاصل کرتا ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" نماز باجماعت اس کی اپنے گھر اور بازار میں نماز سے پچیس درجہ زیادہ ہے، اگر تم میں کوئی شخص اچھی طرح وضوء کر کے مسجد میں صرف نماز کے لیے آئے تو ہر قدم کے بدلے اللہ تعالی اس کا ایك درجہ بلند کرتا ہے اور اس کی ایك غلطی مٹاتا ہے، حتی کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے، اورجب مسجد میں داخل ہو تو وہ اس وقت تك نماز کی حالت میں رہتا ہے جب تك اسے (نماز) روکے رکھے، اور جب تك وہ نماز ادا کرنے والی جگہ پر بیٹھا رہتا ہےجب تك اس میں کوئی حدث یعنی وضوء نہ توڑے، فرشتے اس پر رحمت کی دعائیں کرتے ہوئے کہتے ہیں: اے اللہ اسے بخش دے، اس پر رحم کر "

صحيح بخارى حديث نمبر (465) صحيح مسلم حديث نمبر (649).

ہم ميں كون ہے جو اپنے درجات بلند نہ كروانا چاہتا ہو، اور اپنى غلطياں اور خطائيں نہ معاف كروائے ؟ اور اس كے ليے فرشتے بخشش طلب نہ كريں؟!

آپ كے خاوند كو چاہيے كہ وہ مسجد ميں جاكر نماز باجماعت ادا كرے اور مسلمانوں كى تعداد ميں اضافہ كا باعث بننے كى كوشش كرے، اور اسے يہ ادراك ہونا چاہيے كہ مسلمانوں كا اپنے دين پر ثابت قدم رہنا ا ور اپنے دين كے شعارات كا احياء كرنا ان كى بقا كے عوامل، اور ان كى پختگى اور دشمنوں پر نصرت و مدد كے عوامل ميں شامل ہوتا ہے، بلكہ دين پر ثابت قدمى تو اس مؤثر دعوت اور دوسروں كے دلوں كو اپنى جانب جذب كرنے والى دعوت كى ايك قسم ہے.

ايسے ہى والد كو اپنے اہل وعيال اور اولاد كے ليے بہترين نمونہ اور قدوہ ہونا چاہيے، جب وہ اپنے والد كو مسجد جاتے ديكھيں گے ہى نہيں تو انہيں مسجد جانے كى عادت كيسے پڑے گى ؟

اللہ سبحانہ وتعالى نے مسجد آباد كرنے والوں كى تعريف كرتے ہوئے فرمايا:

اللہ تعالى كى مساجد كى آبادى اور رونق تو ان كے حصے ميں آتى ہے جو اللہ تعالى پر اور قيامت پر ايمان ركھتے ہوں، نمازوں كے پابند ہوں، زكاۃ ادا كرتے ہوں، اللہ تعالى كے سوا كسى اور سے نہ ڈرتے ہوں، توقع ہے كہ يہى لوگ يقينا ہدايت يافتہ ہيں التوبۃ (18).

اور پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بتايا ہے كہ نماز باجماعت كى فضيلت تو اسے ہى حاصل ہوتى ہے جو صرف نماز كے ليے گھر سے نكلے، نہ كہ كسى اور كام كے ليے، اس كا ذكر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اس طرح فرمايا:

" وہ صرف نماز ادا كرنا چاہتا ہو"

جيسا كہ مندرجہ بالا حديث ميں بيان ہو چكا ہے.

يہاں ايك اہم چيز كا ادراك ضرورى ہے، وہ يہ كہ فقہاء كرام كى ايك جماعت نماز باجماعت كو واجب نہيں سمجھتى جيسا كہ فقہاء حنفيہ كا مذہب ہے، ليكن يہ مسلك احاديث كے خلاف ہے، اور يہ مسلك ہزاروں بلكہ لاكھوں مسلمانوں كو سخت حالات ميں بھى بلقان، تركى اور مشرقى يورپ وغيرہ كے علاقوں ميں نماز باجماعت ادا كرنے اور اس كا التزام

کرنے سے منع نہیں کرتا.

اور پھر معاملہ وجوب اور عدم وجوب کا نہیں، بلکہ یہ تو ایمانی قوت ہے جو انسان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے عمل کی متابعت کرنے پر ابھارتی ہے، اور صاحب ایمان جنت میں بلند درجات کے علاوہ کچھ حاصل کرنے کے بغیر راضی نہیں ہوتا.

صحابی کو مرض کی اس حالت میں لایا جاتا کہ اس نے دو آدمیوں کے کندھوں پر سہارا لیا ہوتا اور اسے لا کر صف میں کھڑا کر دیا جاتا، حالانکہ اگر وہ جماعت سے پیچھے بھی رہ جاتا تو وہ معذور تھا، اسے ایسا کام کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا اور حرکت دی ؟ یقینا وہ قوت ایمان تھی.

چنانچہ صاحب ہمت وجوب کے متعلق دریافت نہیں کرتا، بلکہ وہ تو شعار، ہدایت، اور سنت و منہج تلاش کرتا ہے.

ابن مسعود رضی اللہ تعالی کہتے ہیں:

(جسے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ وہ کل اللہ تعالی کو مسلمان ہو کر ملے تو اسے یہ نمازیں وہاں ادا کرنے کا التزام کرنا چاہیے جہاں اذان ہوتی ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے تمہاری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سنن الھدی مشروع کیں، اور یہ سنن الھدی میں سے ہیں، اگر اپنے گھر میں پیچھے رہنے والے شخص کی طرح تم بھی اپنے گھروں میں نماز ادا کرو تو تم نے اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دیا، اور اگر تم اپنے نبی کی سنت ترک کرو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے، جو شخص بھی اچھی طرح وضوء کر کے ان مساجد میں سے کسی ایك مسجد جائے تو ہر قدم کے بدلے اللہ تعالی ایك نیکی لکھتا اور ایك درجہ بلند کرتا، اور اس کی بنا پر ایك برائی کو مٹاتا ہے، ہم نے دیکھا کہ منافق جس کا نفاق معلوم ہوتا وہی اس سے پیچھے رہتا، ایك شخص کو لایا جاتا اور وہ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر آتا اور اسے صف میں کھڑا کر دیا جاتا)

صحیح مسلم حدیث نمبر (654).

ہم نے اذان سننے کے مسئلہ میں کچھ بیان کیا ہے وہ فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی کا فتوی ہے، ان سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ایك شخص مسجد سے دور رہائش پذیر ہے، اور نماز کے لیے مسجد جانے کے لیے اسے گاڑی استعمال کرنا پڑتی ہے، اگر پیدل جائے تو بعض اوقات نماز نکل جاتی ہے، اسے اذان لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ سنائی دیتی ہے، تو کیا اگر

وہ گھر میں یا پھر دو تین پڑوسیوں کے ساتھ مل کر کسی کے گھر میں نماز ادا کرے تو اس میں کوئی حرج ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

(اگر آپ ماحول اور فضاء میں خاموشی کے وقت جبکہ سماعت میں کوئی چیز مانع نہ ہو عادی آواز میں بغیر لاؤڈ سپیکر کے اذان سنتے ہیں تو پھر آپ کو اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ مسجد میں نماز ادا کرنا واجب ہے.

اور اگر آپ دور ہیں اور لاؤڈ سپیکر کے بغیر اذان نہیں سنتے تو اپنے گھر یا پڑوسیوں کے ساتھ مل کر نماز ادا کرنا جائز ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ جب نابیان صحابی نے اپنے گھر میں نماز ادا کرنے کی اجازت مانگی تو آپ نے اسے فرمایا تھا:

" کیا تم نماز کے لیے دی جانے والی اذان سنتے ہو ؟

تو اس نے جواب دیا: جی ہاں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر اسے قبول کرو اور آیا کرو"

اسے امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے.

اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے اذان سنی اور وہ نماز کے لیے نہ آیا تو اس کی بغیر عذر نماز نہیں "

اسے ابن ماجہ دار قطنی ابن حبان اور حاکم نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

اور جب آپ اذان سن کر مؤذن کی اذان کو قبول کریں چاہیں آپ دور ہی کیوں نہ ہوں، اور مسجد جانے کے لیے پیدل یا پھر گاڑی کے ذریعہ مشقت اٹھائیں تو آپ کے لیے یہ بہتر اور افضل ہے، اللہ تعالی آپ کے مسجد جانے اور واپس آنے میں قدموں کے آثار کے بدلے حسب اخلاص اور نیت نیکیاں لکھیں گے؛ کیونکہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے مسجد سے دور رہائش پذیر شخص جس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز نہیں رہتی تھی جب اسے کہا گیا کہ اگر تم گدھا خرید لو جس پر اندھیری رات اور دن کی گرمی میں سوار ہو کر جایا کرو ؟ تو اس نے جواب دیا: میں پسند نہیں کرتا کہ میرا گھر مسجد کے قریب ہو، بلکہ میں پسند کرتا ہوں کہ میرا چلنا اور واپس اپنے اہل وعیال میں آنا سب کچھ لکھا جائے تو اسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یقینا اللہ تعالی نے یہ سب کچھ تیرے لیے جمع کر دیا ہے "

اسے امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے. انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (12 / 36).

واللہ اعلم .